سوال

(199) دختران رسول اللہ ﷺ کی شادیاں اور ہمارے معاشرتی رسم ورواج

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی صاحبزادیاں تھیں اور ہر ایک صاحبزادی کا نکاح کس طرح حضور نے کیا اور جہیز میں کیا کیا چیزیں حضور نے دیں اور مہر کیا مقرر ہوا تھا؟ خاص کر کے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح میں کس طرح کیا گیا اور جہیز میں کیا کیا چیزیں دیں گئیں تھی اور رخصت کس طرح کی گئی تھیں؟ لباس کیا تھا؟ سواری پر یا پیدال اور پیر میں جوتا تھا یا نہیں؟ بستر پلنگ دیا گیا تھا یا نہیں؟ غرضیکہ جو جو کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیوں کے نکاح میں کیے ہوں ان سب کام کی تفصیل سے پوری طور سے اچھی طرح سے لکھیے۔ اگر کوئی حضور کے صاحبزادیوں کی نقل کرے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ آج کل نکاح میں بہت سی رسم ہوتی ہے یعنی نئے کپڑے دینا۔ بستر عمدہ خوبصورت پلنگ کا ہونا ضروری سمجھتے ہیں ورنہ لوگ طعن کرتے ہیں اسی طرح برتن میں بھی کرتے ہیں اسی طرح مہر کی بھی تفصیل فرمائیے زیادہ سے زیادہ کس قدر اور کم سے کم کس قدر؟ کیونکہ اس میں بھی لوگ غلطی کیا کرتے ہیں کوئی ہزار روپیہ مقرر کرتا ہے اس شرط پر کہ یہ مہر خاندانی ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں چار تھیں (زاد المعاد 1/25) ان صاحبزادیوں کا نکاح آپ نے کس طرح کیا اور جہیز میں کیا کیا چیزیں دیں اور رخصت کس طرح کیا اور لباس کیا دیا اور سوار یا پیدل رخصت کیا اور پیر میں جوتی دی یا نہیں؟ بستر پلنگ دی یا نہیں؟ کسی حدیث صحیح میں میری نظر سے نہیں گزرا۔ مہر کی نسبت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ 12 اوقیہ سے جس کا ایک سو پچاس روپیہ یا کم ہوتا ہے زیادہ آپ نے کسی صاحبزادی کا مہر نہیں مقرر فرمایا۔ [1] (مشکوۃ ص 269)

واضح رہے کہ شرع میں کسی آیت یا صحیح حدیث سے مہر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے نہ کم کی جانب نہ زیادہ کی جانب بلکہ صرف یہ فرمایا گیا ہے۔

أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَٰلِكُم ۔۔۔ ٢٤ سورة النساء

(اپنے مالوں کے بدلے طلب کرو) جس میں قلت وکثرت کی کوئی قید نہیں ہے غالباً اس بارے میں حیثیت کا اعتبار ہوگا اور واضح ہو کہ نکاح میں عورت کی جانب کوئی خرچ نہیں رکھا گیا ہے جو کچھ خرچ رکھا گیا ہے سب مرد پر رکھا گیا ہے مہر بھی مرد ہی پر رکھا گیا ہے نفقہ اور سکنی بھی مرد ہی پر ہے دعوت ولیمہ بھی مرد ہی پر ہے۔

الغرض عورت کے ذمہ نکاح کے متعلق کوئی خرچ نہیں ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے۔

الرِّجالُ قَوّٰمونَ عَلَى النِّساءِ بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعضَهُم عَلىٰ بَعضٍ وَبِما أَنفَقوا مِن أَموٰلِهِم ٣٤ ... سورة النساء

(مرد عورتوں پر نگراں ہیں اس وجہ سے کہ اللہ نے ان کے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی اور اس وجہ سے کہ انھوں نے اپنے مالوں سے خرچ کیا)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مرد کے عورت پر حاکم ہونے کی وجہ ایک یہ بیان فرمائی ہے کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں پس اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ عورت پر اس بارے میں کچھ خرچ نہیں ہے ورنہ اس کو بھی مرد پر کچھ حکومت ملتی۔ اس بیان سے یہ صاف ہو گیا کہ نکاح کے وہ سب رسوم جن میں عورت پر مال خرچ کرنا رکھا گیا ہے شرع کے خلاف ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ: عبداللہ (22/ ربیع الاخر 1331ھ)

ھوالموفق: ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رخصتی کے وقت جہیز دینا ابن ماجہ اور مسند کی روایت میں آیا ہے مسند احمد کی روایت یہ ہے۔

عن عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قالَ: جَهَّزَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاطِمَةَ فِي خَمِيلٍ [کساء غلیظ] وَقِرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ حَشْوُهَا إِذْخِرٌ[2]

(علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو صوف کی ایک سفید چادر ایک مشک اور چمڑے کا ایک ایسا تکیہ جہیز دیا جس میں کھجور کی چھال اور اذخر گھاس بھری ہوئی تھی)

مسند احمد کی دوسری روایت اس طرح ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ""أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا زَوَّجَهُ فَاطِمَةَ، بَعَثَ مَعَهُ بِخَمِيلَةٍ، وَوِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ، حَشْوُهَا لِيفٌ وَرَحَيَيْنِ وَسِقَاءٍ وَجَرَّتَيْنِ""[3]

(حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو ان کے ساتھ صوف کی ایک سفید چادر ایک چمڑے کا تکیہ۔ جس میں کھجور کی چھال اور اذخر گھاس بھری ہوئی تھی۔ دو چکیا ایک مشک اور دو گھڑے بھیجے)

عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَهُمَا فِي خَمِيلٍ لَهُمَا، وَالْخَمِيلُ الْقَطِيفَةُ الْبَيْضَاءُ مِنَ الصُّوفِ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَّزَهُمَا بِهَا وَوِسَادَةٌ مَحْشُوَّةٌ إِذْخِرًا[4]

(علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اس وقت آئے جب وہ اپنی صوف کی ایک چادر میں تھے۔ "خمیل" صوف کی سفید چادر کو کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو یہ چادر اذخر گھاس سے بھرا ہوا ایک تکیہ اور ایک مشک عنایت فرمائی تھی)

خلاصہ ان روایتوں کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو صوف کی ایک سفید چادر اور ایک یہ اور ایک مشک دو چکی اور دو گھڑے جہیز میں دیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم) کتبہ: محمد عبدالرحمن المبارکفوری۔ عفا اللہ تعالیٰ عنہ۔

---

[1]۔ سنن ابی داود رقم الحدیث (2106)

[2]۔ مسند احمد (1/84)

[3]۔ مسند احمد (1/104)

[4]۔ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (4152)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ:393

محدث فتویٰ